بابا جو تم دیکھو تو سبھی کنبہ کے لوگ
اب کے بچھڑے کب ملیں ہمیں نا د سنجوگ

پانی بن عباس علی کی باہیں کٹائیں
بے بیری کون ہے بید رو کسائی
سن سن یہ دکھ بابے ہماری چھاتی پھٹائیں
اصغر کی جن ایک ہی تیر سے پیاس بجھائی

تال بھرے سب جگت کے میدان میں اجار
تا پر پانی نا ملے کا سیں کریں پکار

جا نو جو میں خود رہ تکا تو بھی نہیں بتاؤں
بات کون میں کا سیں مانے گو اب میری
روس گئے ہوں کہوں تو انکو ہنگ مناؤں
سائے وارث راکھ کی پل میں ہو گئے ڈھیری

رہو نہ کوئی تیس پر ہم ہیں بندیوان
بیگ چھڑاؤ یا نبی اہل حرم کو آن

کہو سوں اب سودا کت گیو کہو یاپ
جن کو کہت ہیں لوگ ہیں وہی سکھیا
بور گئی بن نیر کے گھر کی نیاپ
بن وارث حیران پھرت ہیں ہو کر دکھیا

روت نندن جات ہے بھر بھر ادت ہیں
کہا جیت سنسار کو پیا سو گیو حسین

مرثیہ دوازدہ مصرع مع دوہرہ

عابد کہتے ہیں یہ سب سے
جب سے آیا چھوڑ مدینا
میں دکھیارا کو اب رویا
اکبر اور نعفر سا بھائی
کیا ساتھ ہمارا چھوٹا
روتا ہوں میں جگ میں تب سے
پھیر نہ پایا اپنا جینا
باپ بچا کر بل میں سویا
تنکی ٹک بھی خبر نہ پائی
بیری نے گھر تیر لوٹا

لکھی تھی جو کرم میں سیتے مٹے نہ مول
ہونی تھی سو ہو چکی کا سیں کہیں بول

اہل حرم سب بھوکے پیاسے
مجھ سا کون بہت کا مارا
اور تو بہتر اسوار تھے سارے
قتل ہوا گھر جس کا سارا

ہین تنہا اونٹون کے آگے — پیر پیادہ کانٹے لاگے
طوق پڑا گردن مین بھاری — تس اوپر تپ کی بیماری
راہ چلی جاتی نہین غم مین — طاقت نہین ذرا اب دم مین

جو مین ٹک بھی ٹھہر کر روون ڈھاڑین مار
یا بیری کر یون کہون مارو آ تلوار

اپنا کوئی یار نہ یاور ہو — درد ہمارا کس کو باور
ہے جو سکینہ بہن ہماری — روتی ہے بابا کی پیاری
کوٹ کوٹ وہ اپنا سینا — کہتی ہے یون اب کیا ہے جینا
بھائی بھائی کس کو کہون گی — کیونکر جیتی اب مین رہون گی
ایسے بھائی جائین مارے — کیدھر جا کر بہن پکارے

کس پر گذرا یہ ستم جو مجھ پر ہے آج
مین دکھیا اب کیا کرون بخت او بلاج

اصغر تجکو گود کھلاؤن — کھول آنکھین ٹک بل بل جاؤن
کن نے تیرے تیر لگایا — کس بیری نے مجھکو کھپایا
بیرا تجکو اب کیون بھولا — خالی تجھ بن ہے یہ جھولا
مان تیری روتی ہے تجکو — چین نہین اب ایک پل مجکو
دودھ کی جاگہ اے میرے جان — حلق سے تیرے گذرے پیکان

لے لے تیرا نام اب روتی ہون دن رین
ایسا بیری کون تھا جن نے کھویا چین

اور علی کا مین ہون پوتا — جاتا ہون اس دکھ سے روتا
بنت محمد جن کی مان تھی — کوئی ان کے سنگ نہ ساتھی
جیتا رہا نہ کوئی رن مین — جاتی ہین یہ روتی بن مین
چاہون کسو سے بیجے جائین — کوئی نہ لوٹے ایدھر آئین
ایسا کون مدینے جاوے — سرور کو یہ خبر سناوے

جھکو نت پیارے کہتے تھے شبیر
اسکا بیٹا لاڈلا دیکھو یون ہوا اسیر

ساتھ تو حرم کے جائیں یزیدی　　کافر سے بدتر وہ گیدی
جو جو دکھ آنکھوں سے دیکھا　　اب میں کروں کہاں تک لیکھا
مجھ پر جو گذری بیدادی　　کس سے ہوں میں جا فریادی
شام چلا میں تنہا جاؤں　　ساتھی اپنا کس کو لاؤں
چابک مار چلادیں مجھکو　　تیغ کھینچ ڈرادیں مجھکو

بچا برادر سب موئے بابا کی نزدیک
ایسا اب کوئی نہیں کہ میں ہوؤں شریک

کون پیادہ راہ چلا تھا　　مرنا ہی اس سے تو بھلا تھا
باپ کا ظالم حلق کٹادیں　　سر برچھی پر دھر لیجادیں
بابا سر پر رہا نہ جیتا　　کیا میں کہوں جو مجھپر بیتا
شقیوں نے مل کر بن پانی　　کھودی دین کی سب آج نشانی
کیسا ہمپر آج غضب ہے　　حد سے باہر رنج و تعب ہے

بابا جسکا پیاس سے رن میں کھویا جاے
سو کیونکر جیتا رہے مجکو دے بتلاے

کیونکر شہر مدینے جاویں　　کسکو واں جا منہ دکھلاویں
انکے سر پر رکھی نہ چادر　　ظلم ہوا یہ صادر انپر
قید ہوے سب جیب گھر لوٹا　　چھوٹا وہ جو جی سے چھوٹا
ذبح کیا وہ باپ کی صورت　　جو بھائی تھا نبی کی صورت
قاسم دولھا کو یوں مارا　　لوہو میں ڈوبا سہرا سارا

آئے جو تھی بیاہ میں اس نوشہ کے ساتھ
مائی پر تڑ میں پڑے کٹ کر پاؤں ہاتھ

کون گھڑی وہ بیاہ رچایا　　جن نے اس کا سیس کٹایا
دولھن اس کی روے گھر میں　　رانڈ ہوئی جی کھوئے گھر میں
کہتی ہے اے دولھا میرے　　اب گھر میں آ صدقے تیرے
کیدھر جا کے لیا ہے بسیرا　　اکباری ادھر کر پھیرا

روتی ہوں میں تجکو بن بن   کس کی گئے ہوئے یہ ان بن

تجکو قاسم بیاہ کر کدھر گیا ہے روٹھ
لوگ کہیں مارا گیا میں جانوں ہوں جوٹھ

جیتوں کی تو بھوک کھانی   مرتوں کو بھی دیا نہ پانی ہو
پیاس کے مارے نین یہ برسیں   بوند کی خاطر بچے تڑپیں ہو
جا کے چچا بھی ہاتھ کٹاوے   تیر پانی ہاتھ نہ آوے
پانی پر کیا کچھ بیتا   جو کوئی گیا نہ آیا جیتا
پانی کی ہر موج تھی کالا   دہاں جو گیا اُس کو ڈس ڈالا

باپ چچا اور بھانجے بھائی اور غمخوار
ایک ہی باری مر گئے پیاسے ندی کنار

جتنے بھائی جان تھے میرے   سب واں ہو گئے خاک کے ڈھیرے
ایسا کون جو مجھ تک آوے   مجھ بیکس کی پیر بٹاوے
ہیں جو حرم سو وہ بیچاری   مرتی ہیں غربت کی ماری
پھوپھیاں میری باپ کو رووین   ماں رو رو جی مجھیر کھووین
بہنیں جو ہیں سو یوں پیٹیں ہو   لوہو کی اُڑ اُڑ پڑتی ہیں چھیٹیں

جگ میں اکلا کون ہے ہم بن آج حسین
کون تسلی دے ہمیں کیونکر آوے چین

وہ بابا جس کو پیغمبر   جی سے بھی رکھتے تھے بہتر
جس بابا کا باپ ہو حیدر   قبضے میں ہو اُس کے کوثر
لب سوکھے بن پانی جس کے   خاک اور خوں میں پڑا وہ سسکے
سر نیزے پر ہووے اُس کا   شمر لعین جی کھووے اُسکا
آج عجب کچھ ظلم و ستم ہے   دین کا والی یوں بیدم ہے

کن انکھوں سے یہ ستم مجھسے دیکھا جاوے
یا تنک رووں رات دن تا کچھ نظر نہ آوے

پھر نہ کسی نے مجھے دکھایا   وہ جو تھا زہرا کا جایا

یاد آتا ہے جب وہ اصغر
اکبر بھائی میرا پیارا
قاسم دولھا کی وہ جوانی
یاد آتی ہے مجھکو ہردم

مجھ دل پر گذرے ہے نشتر
تن سے اُس کا سر ہے اُتارا
میرے چچا کی تھی جو نشانی
برچھی سے لاگے ہے پیہم

جب پہونچونگا شام مین ظالم کے دربار
یہی کہونگا قتل کرے سہی اک بار

گردون کو اب یہ خوش آیا
آل نبی کیا اس لائق تھے
جسکو اُن نے یون کٹوایا
آگ دلائی ویسے گھر کو
عقل سے بہرہ جسکو ہووے

فلک بھی آج نہ وہ سفر مایل
سب عالم سے وہ فایق تھے
لٹوا کر وہ گھر پٹوایا بھی
سب ساجد تھے جس کے در کو
خواہش دل کی اُس سے کھووے

کیا کہیے اس چرخ کو ایسا ہے بے پیر
ہمسون کی بھی بہت کی ذرہ نجانی پیر

ہو جو محب ہمارا کوئی
حال ہمارے پر غم کھاوے
درد ہمارے مین جو جیوے
قطرہ آنسو کا جو ڈالے
روئے یا خلقت کو رلاوے

حق مین اُسکے ہے یہ نکوئی
جنت مین وہ بیشک جاوے
کوثر کا وہ پانی پیوے
بخشایش کا تحفہ وہ پاوے
دوزخ کی آنچ اُسکے نہ آوے

عالم جسکو اے سودا کہے مدام امام
جگ مین تو بھی رو ہوئے لے اُسکا نام

تمت